Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۴۹

الفضل

روزنامہ لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم شنبہ
۲۲ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ۔ ۱۳ تبوک ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۲۱۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ ستمبر بذریعہ ڈاک۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت حرارت، پیچش اور جگر کی خرابی کی وجہ سے بدستور ناساز ہے۔ آج صبح گاوٹ (گاؤٹ) کا درد بھی دائیں پاؤں میں شروع ہے۔ بائیں ہاتھ کی کمزوری اور کسی وقت کی بےچینی کی حالت جاری ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے التزاماً دعا فرمائیں۔

— لاہور ۱۲ ستمبر۔ مکرم نواب عبد اللہ خان صاحب کو کل اور آج ہائی بلڈ پریشر کا دورہ ہوا جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

حاجیوں کی واپسی شروع ہو گئی

کراچی ۱۲ ستمبر: فریضہ حج ادا کرنے کے بعد بحری رستے سے حاجیوں کی واپسی شروع ہو گئی ہے ایک ہزار دو سو چھتیس حاجیوں کو لے کر "سفینہ عرب" جہاز بدھ کو جدہ سے روانہ ہو چکا ہے۔ جو جمعرات کو کراچی پہنچ جائے گا۔

پہلے پاسپورٹ کا اجراء

کراچی ۱۲ ستمبر: نئی سکیم کے ماتحت ہندوستان کو جانے کے لئے پہلا پاسپورٹ کراچی میں چیف پاسپورٹ افسر نے جاری کیا۔ پاسپورٹ سکیم کا نفاذ اگلے ماہ کی ۱۵ تاریخ سے ہوگا۔ مغربی بنگال اور آسام اور ریاست تری پورہ اور مشرقی پاکستان کے درمیان سفر کرنے کے لئے کلکتہ میں پاسپورٹ آفس کھول دیا گیا ہے۔ پہلے دو دنوں میں ایک ہزار سے زائد آدمیوں نے پاسپورٹ کے لئے درخواستیں دی ہیں۔

مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ نے بتایا ہے کہ مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کے درمیان آمد و رفت کے لئے خاص چوکیاں قائم کرنے کے سلسلہ میں آپس میں سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ عام چوکیاں قائم کرنے کے سلسلہ میں سمجھوتہ جلد ہی ہو جائیگا۔

سندھ میں ٹڈیوں کا زور ختم ہو گیا

حیدر آباد سندھ ۱۲ ستمبر: سندھ میں ٹڈیوں سے جو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ وہ بڑی حد تک کم ہو گیا ہے۔ دادو اور ٹھٹھہ کے علاقہ میں جہاں ٹڈیوں کا بے حد زور تھا تیتھیلی کوپٹر ہوائی جہازوں کے ذریعہ کثرت سے کرم کش دوا چھڑکنے کی وجہ سے کپاس کو بہت معمولی نقصان پہنچ سکا۔

مصر میں شہری اوقاف کا طریقہ ختم کر دیا گیا

قاہرہ ۱۲ ستمبر: مصری کابینہ نے شہری اوقاف کے طریقے کو ختم کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ اس فیصلہ کی رو سے مذہبی اوقاف کو قومی ملکیت قرار دے کر حکومت اپنے قبضہ میں لے لیگی۔ البتہ اس سے وہ اوقاف مستثنیٰ ہوں گے۔ جو غریب اور نادار لوگوں کی امداد کے لئے قائم کئے گئے تھے۔ جن زمینوں کو وقف کیا گیا تھا وہ عام طور پر زیر کاشت نہیں تھیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان میں ۲۰ فیصدی زمینیں ایسی تھیں۔ جن کو کاشت نہیں کیا جاتا تھا اور اس طرح ملک کی معیشت اور غذائی صورت حالات پر برا [illegible]

مسئلہ کشمیر کے متعلق جنیوا کانفرنس بھی ناکام ہو گئی!

رائے شماری کے دوران میں فوج کی تعداد کے سوال پر فریقین میں سمجھوتہ نہ ہو سکا

جنیوا ۱۲ ستمبر: ریاست جموں و کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے بارے میں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کے درمیان جنیوا میں جو بات چیت ہو رہی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ناکام رہی ہے۔ اور فریقین میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ ڈاکٹر گراہم نے سلامتی کونسل کو پیش کرنے کیلئے اپنی رپورٹ مرتب کرنی شروع کر دی ہے۔ آج اخباری نمائندوں کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ وہ کوشش کریں گے۔ کہ اپنی رپورٹ جلد از جلد سلامتی کونسل میں پیش کر دیں۔ — ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے بتلایا ہے کہ بات چیت تعطل پر ختم ہوئی ہے۔ فریقین میں یہ خاص سوال طے نہ ہو سکا۔ کہ رائے شماری کے دوران میں ریاست جموں و کشمیر میں خط متارکہ جنگ کے دونوں جانب فریقین کی کس کس قسم کی اور کتنی فوج رہنی چاہیئے

رائٹر کے نامہ نگار مقیمہ جنیوا نے اطلاع دی ہے۔ کہ بعض چھوٹے چھوٹے مسائل پر سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ لیکن بڑے اور اہم مسائل پر سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ — ایجنسی فرانس کے نمائندہ کی اطلاع کے مطابق پاکستانی وفد کے بعض اراکین نے بھی اس امر کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ بات چیت میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے کانفرنس بغیر کسی نتیجہ پر پہنچنے کے ختم ہو گئی۔

پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے سوا وفد کے تمام اراکین جنیوا سے کراچی کے لئے روانہ ہو گئے ہیں چوہدری ظفر اللہ خاں بذریعہ ہوائی جہاز پیرس روانہ ہو گئے ہیں چوہدری صاحب واپس کراچی آنے سے پہلے پیرس سے لندن تشریف لیجائیں گے

— کراچی ۱۲ ستمبر: گورنر جنرل پاکستان نے کراچی یونیورسٹی کی ایک تقریب پر تقریر کرتے ہوئے ملک کے نوجوانوں کو تلقین کی کہ وہ پاکستان کی عظمت کو بلند کرنے کے متعلق اپنے فرائض کو ادا کریں۔ آپ نے فرمایا اس وقت ملک کو بہت سے خطرات کا سامنا ہے ہم اسی صورت میں ان خطرات کو دور کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہم مختلف سیاسی نظریات میں الجھنے کی بجائے ملک کی خدمت کو اپنا نصب العین بنا لیں۔

— پشاور ۱۲ ستمبر: خان عبد القیوم خان وزیر اعلیٰ سرحد نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ مرکزی اور صوبائی افسران اور کاشتکاروں کے حقوق کی نگرانی کرنیوالے نمائندگان پر مشتمل ایک کمیشن مقرر ہونا چاہیئے۔ جو مستقل طور پر ملک کی غذائی مشکلات کا حل دریافت کرے۔

ہم صدق دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں!

ملفوظات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

"ہمارا یہ پختہ اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر اور افضل ہیں اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور تمام انسانوں سے جو گذر چکے ہیں۔ یا آئندہ قیامت تک ہوں گے آپ افضل و برتر ہیں۔" (التبلیغ صفحہ ۳۸۷)

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔" (ایام الصلح صفحہ ۸۶)

"ہم مسلمان ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور رسول ہیں۔ اور آپ کا دین تمام دینوں سے افضل ہے۔ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں"

(مواہب الرحمٰن ترجمہ عربی صفحہ ۶۶)

قائد اعظم کی نصیحت پر عمل کرنے کی آج سب سے زیادہ ضرورت ہے

لاہور ۱۲ ستمبر: بابائے ملت قائد اعظم کی چوتھی برسی کے موقعہ پر گذشتہ شب ایک عظیم الشان پبلک جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں وزیر تعلیم سردار عبد الحمید دستی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ قائد اعظم کے فرمودہ پیغام۔ اتحاد۔ تنظیم اور یقین محکم پر عمل کرنے کی جتنی آج ضرورت ہے۔ اتنی آج سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ آج پاکستان کو کئی اہم اور نازک مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہی مسائل میں معاشی مشکلات کا مسئلہ ہے۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ غیر ممالک سے برآمد شدہ سامان تعیش کا استعمال ترک کر دیں۔ کیونکہ یہ ملک کے مصارف پر بوجھ ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر [illegible] میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔

بین الاقوامی سیاست کے میدان میں پاکستان نے جو مقام حاصل کیا ہے

وہ صرف چوہدری ظفر اللہ کی جانفشانی کا نتیجہ ہے

روزنامہ "ملت" ڈھاکہ کا ایک اداریہ

مشرقی پاکستان میں احرار نے احمدیہ جماعت کے خلاف جو فتنہ اٹھا رکھا ہے اس کے متعلق مشرقی پاکستان کے اخبار جو رائے ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہنا چاہتے کہ ان مضامین کی جزئیات کس حد تک صحیح ہیں۔ یہ معاملہ در حقیقت خواجہ ناظم الدین صاحب اور ان کے اہل وطن کا ہے۔ لیکن ہم اس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ اس فتنہ نے کس طرح سارے ملک میں فساد اور اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ اور کس طرح ہر خیال کے لوگ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض ان میں سے سچے بھی ہونگے۔ اور بعض مبالغہ کرنے والے بھی ہوں گے۔ مگر بہر حال نتیجہ ظاہر ہے۔

اس اخبار میں جو ہمارے متعلق یہ لکھا گیا ہے کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ انا اٰخر الانبیاء و مسجدی اٰخر المساجد تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہ کریں۔ ہم میں اور دوسرے مسلمانوں میں اگر فرق ہے تو یہ کہ مسلمانوں نے مسجد نبوی کو آخری مسجد تسلیم کرنے کے باوجود اس کی نقل میں ہزاروں ہزار مساجد بنائیں۔ اور قیامت تک بناتے چلے جائیں گے۔ لیکن کوئی شخص انہیں ملزم نہیں ٹھہراتا کوئی شخص انہیں یہ نہیں کہتا کہ جب مسجد نبوی آخری مسجد تھی تو تم نے دنیا میں اور ہزاروں مسجدیں کیوں بنائیں۔ لیکن ہم اگر آخر الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف ایک نبی کی آمد کو تسلیم کریں۔ تو ان کی نگاہ میں قابل الزام بن جاتے ہیں۔ اگر ہزاروں ہزار مساجد بنانے کے باوجود وہ مسجد نبوی کو آخری مسجد کہہ سکتے ہیں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ایک شخص کو امتی نبی تسلیم کرنے کے باوجود ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یقیناً آخری نبی بھی کہہ سکتے ہیں۔

(ادارہ)

روزنامہ ملت ڈھاکہ ۹ راگست سنہ ۱۹۵۲ کے پرچے میں لکھتا ہے

کراچی میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے استعفے کی خبر [illegible] رہی ہے۔ گذشتہ ۷ راگست کو یہ خبر اڑی کہ وزیر خارجہ نے استعفا دیدیا ہے۔ لیکن وزیر اعظم نے دوسرے وزراء سے مشورہ کرکے ان سے استعفا واپس لے لینے کو کہا ہے۔

وزیر خارجہ کے استعفے کی ابھی تک صرف افواہ ہی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کا استعفا دیدینا قرین قیاس بھی ہے۔ اور اس سے جو نقصان ہوگا اس کے خیال سے پاکستان کے تمام بہی خواہوں کا پریشان ہونا ایک طبعی امر ہے۔ بین الاقوامی سیاست کے میدان میں پاکستان نے جو مقام حاصل کیا ہے۔ وہ صرف چوہدری ظفر اللہ خان کی جانفشانی اور مساعی جمیلہ ہی کا نتیجہ ہے۔ ایک قابل سیاستدان کی حیثیت سے انہوں نے تمام حکومتوں کی نگاہ تحسین و استعجاب کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ مصر ٹیونیشیا۔ ایران اور فلسطین کی جنگ آزادی میں ان کی گراں قدر امداد کی اہمیت سب کے نزدیک مسلم ہے۔ اقوام متحدہ کی تنظیم جو باوجود طرفداری کے ارادے اور نیت کے ہندوستان کی جنبہ داری نہیں کر سکی۔ تو اس کا موجب وہ براہین قاطعہ کے پہاڑ ہیں جو انہوں نے اپنے حسن خطابت سے ان کی راہ میں رکھدیئے ہیں

ابھی تک مسئلہ کشمیر حل ہونے میں نہیں آیا اور ان دنوں یہ سوال ایک نازک مرحلے میں ہے اور انہی دنوں میں ہر سہ فریق خصوصیت کی مجلس (جنیوا میں) شروع ہونے والی ہے۔ ایسے وقت میں چوہدری صاحب کے استعفے کا امکان غایت درجہ تکلیف دہ ہے۔ اگر واقعی انہوں نے استعفا دے دیا . . . . اور وہ استعفے منظور بھی کر لیا گیا۔ تو مملکت پاکستان کو ایسا نقصان پہنچے گا۔ کہ پھر تلافی نہ ہو سکے گی۔

قادیانی فرقہ کے خلاف مسلمانوں کے ایک فریق نے جو تحریک جاری کر رکھی ہے۔ اگر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے استعفا دیدیا ہے۔ تو ہو نہ ہو یہ اسی تحریک کا نتیجہ ہے ہو سکتا ہے کہ اس تحریک کی کوئی معقول وجہ بھی ہو۔ یہ سنا گیا ہے کہ چوہدری صاحب اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں اور انہوں نے اپنے دفتر میں قادیانیوں کو شدت سے بھرتی کر رکھا ہے۔ یہ کہاں تک صحیح ہے۔ ہمیں اس کا علم نہیں۔ لیکن اگر یہ بات صحیح ہے تو معیوب ضرور ہے۔ قادیانی اسلام کا دعوے کرنے کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے اور اسلام بھی اس قسم کا عقیدہ رکھنے والوں کو مسلمان تسلیم نہیں کرتا۔ یہ

۴ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان اختلاف چلا آتا ہے اور اسی اختلاف کے اس خطرناک صورت میں ظاہر ہونے کی وجہ سے موجودہ صادرت حال پیدا ہوئی ہے۔

پاکستان کے سامنے جبکہ کشمیر کا مسئلہ ابھی لاینحل ہے ایسے وقت میں ظفر اللہ خان جیسے آدمی کو کھو دینا بڑی غلطی ہے آخر پاکستان کے اعلےٰ عہدوں پر بعض یوروپین اور دوسرے غیر مسلم بھی تو کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح اگر ظفر اللہ خان سے بھی کام لیا جائے۔ تو اس میں پاکستان کا کیا نقصان ہے؟ ہمارے مسلمان بھائیوں کی اس تحریک نے تو فقط یہی ثابت کیا ہے کہ مخالف رائے کو برداشت کرنے کی تربیت ابھی ہمیں حاصل نہیں ہوئی۔

امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کا انتخاب

ضلعوار نظام کے امراء صاحبان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ موجودہ امیر صاحب صوبہ پنجاب (مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا) کی میعاد تقرر ۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اور آئندہ امیر کا انتخاب تین سال کے لئے زیر صدارت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۲۸ ستمبر کو (بروز اتوار) ۹ بجے صبح بمقام ربوہ مسجد مبارک میں ہوگا۔

لہذا ضلعوار امراء صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس انتخاب کے لئے ۲۷ ستمبر کی شام کو یا ۲۸ ستمبر کو ۸ بجے صبح تک ربوہ میں تشریف لے آئیں۔ تاکہ ۹ بجے جلسہ انتخاب میں شامل ہو سکیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ گذشتہ انتخاب کی طرح اس مرتبہ بھی امراء صاحبان کے ساتھ ضلعوار نظام کے دو دو سکرٹری ہوں گے۔ لیکن اگر کسی ضلعوار امیر کے ساتھ فی الحال ضلعوار نظام کے سکرٹریوں کا تقرر نہ ہو۔ تو وہ اپنے طور پر دو ایسے دوستوں کو ہمراہ لیتے آئیں جو سلسلہ کی خدمات کے لحاظ سے ممتاز حیثیت رکھتے ہوں۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ہم کو امان و صدق و صفا کا ہے آسرا

انکو فساد و ظلم و دغا کا ہے آسرا | ہمکو امان و صدق و صفا کا ہے آسرا

مانا جفا و جور میں ہیں طاق وہ بڑے | ہمکو کمال صبر و رضا کا ہے آسرا

کھل جائیگا یہ نوح کی کشتی ہے یا نہیں | طوفاں کو لاکھ موج بلا کا ہے آسرا

بیٹے کا حلق نا ہے اور باپ کی چھری | دونوں کو کتنا دست قضا کا ہے آسرا

دنیا کی طاقتیں ہیں اگرچہ انہی کے ساتھ | لیکن ہمیں بھی اپنے خدا کا ہے آسرا

اتنا گنہگار ہے پر دل ہے مطمئن

تنویر کو کسی کی دعا کا ہے آسرا

اخبار آزاد کا دلآزار کارٹون

ہم حکومت کی توجہ احراری اخبار آزاد مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۲ء کے مطالبہ نمبر کے صفحہ اول کے کارٹون کی طرف دلاتے ہیں اس کارٹون میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی سخت توہین آمیز تضحیک کی گئی ہے جس سے پاکستان کی ایک نہایت وفادار جماعت احمدیہ کی سخت دلآزاری مقصود ہے کیا حکومت کوئی موثر اقدام کریگی

(ادارہ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۲ء

غیر ملکی تجارت میں خسارہ

جون ۱۹۵۲ء کو ختم ہونے والے سال میں پاکستان کو غیر ملکی تجارت میں ۷۴ کروڑ ۳۲ لاکھ روپے کا خسارہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے سالوں میں پاکستان کو منافع ہوتا رہا ہے۔ ایک نئے ملک کے لئے اتنا خسارہ واقعی بہت زیادہ ہے۔ مگر دنیا کی عام معاشی حالت جس کی وجہ سے کساد بازاری لازمی ہے اتنی خراب ہے کہ پاکستان کے اس قدر خسارہ پر تعجب نہیں کیا جا سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی غیر ملکی تجارت کا انحصار زیادہ تر پٹ سن اور اس کے بعد کپاس کی فروخت پر ہے۔ بعض نہایت ضروری اشیائ مثلاً کوئلہ اور چینی وغیرہ باہر سے درآمد ہوتی ہیں۔ اس سال تو گندم بھی درآمد کرنا پڑی ہے

بے شک پاکستان کے اس عظیم خسارہ کی وجہ زیادہ تر دنیا کی معاشی حالت کی خرابی ہے مگر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کی ذمہ داری حکومت کی تجارتی پالیسی پر نہیں آتی۔ ہماری حکومت کو چاہیئے کہ اس خسارہ کی وجوہات کا پورا پورا کھوج لگائے۔ اور جو نتائج برآمد ہوں ان کی بنیاد پر اپنی پالیسی کو نئے سرے سے وضع کیا جائے۔ پالیسی میں ذرا ذرا سا سوراخ بڑے بڑے خطرناک نتائج کا باعث ہو سکتا ہے اس لئے اس میں غیر معمولی احتیاط کی ضرورت ہے

پاکستان کے اس عارضی اقتصادی بحران کو دیکھ کر بعض اطراف میں یہ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ پاکستان کو اپنے سکہ کی قیمت میں کمی کرنا پڑے گی۔ مگر مسٹر آلانہ صدر چیمبر آف پاکستان کے ایک بیان میں اس کی پُر زور تردید کی گئی ہے۔ مسٹر آلانہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ "سکہ کی قیمت میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ کا خیال ہے کہ اگر سکہ کی قیمت میں کمی کی گئی تو پاکستان کی اقتصادی حالت بالکل تباہ ہو جائیگی اور اگرچہ قیمت کم کرنے کے کچھ فوائد ضرور ہیں مگر یہاں کا معاشرہ ایسا ہے کہ سکہ کی قیمت کم کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ پاکستان خام مال باہر بھیجتا ہے۔ اور دوسرے ملکوں میں اس کی مانگ ہے۔ چنانچہ باوجودیکہ بین الاقوامی مارکیٹ میں کپاس کی کساد بازاری رہی پھر بھی پاکستان کی کپاس کی مانگ رہی ہے۔"

بے شک پاکستانی خام مال کی دوسرے ملکوں میں مانگ ہے مگر اس سال کا تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ باوجود ہمیں غیر ملکی تجارت میں خسارہ رہا ہے۔ جس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ جتنا خام مال ہم کو باہر کھپانا چاہیئے تھا۔ اتنا نہیں کھپ سکا۔ اس لئے ہمیں صرف اس بات پر بھروسہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا ہمارے خام مال کے بغیر چل نہیں سکتی بلکہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ خالص خام مال باہر بھیج سکیں اور اس سے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کر سکیں۔

کپاس پر برآمدی محصول منسوخ کر کے حکومت نے ایک مستحسن اقدام کیا ہے۔ دیسی کپاس پر تمام محصول منسوخ کر دیا ہے۔ اور دوسری اقسام پر ۵۰ فیصدی محصول کی کمی کر دی گئی ہے۔ وزارت تجارت نے یہ بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ آئندہ کپاس کے پیشگی سودوں کی بھی اجازت ہوگی۔ اس اقدام سے امید کی جاتی ہے کہ کپاس کا کاروبار چمک اٹھے گا۔ اور پاکستانی کپاس بین الاقوامی مارکیٹ میں اچھے نرخوں پر فروخت ہوگی۔

آخر میں ہم اس امر کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمیں پاکستان کی اقتصادی خوشحالی کا تمام انحصار خام مال کی برآمدگی پر نہیں رکھنا چاہیئے بے شک پاکستان خام مال کی پیداوار میں دولتمند ہے۔ لیکن گزشتہ تجربہ بتاتا ہے کہ اس پر کامل انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہمیں جلد از جلد ملک کی صنعت و حرفت کی ترقی کی جانب توجہ دینی چاہیئے۔ اور ان سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ جو ہم نے اس ضمن میں تیار کی ہوئی ہیں۔ ہمارا بہت سا منافع جو خام مال کی برآمد سے ہمیں دستیاب ہوتا ہے صنعتی اشیائ کی خرید پر خرچ ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اس میں سے نصف بھی بچا سکیں تو بہت فرق پڑ سکتا ہے۔

بے شک اس میں بعض تجارتی دقتیں بھی ہیں اور ہمیں دوسرے ملکوں سے اپنے خام مال کے عوض بعض غیر ضروری صنعتی چیزیں بالجبر لینی پڑتی ہیں۔ مگر اس کا علاج بھی سوائے اس کے کوئی نہیں ہے کہ ہم اپنے ملک میں صنعت اور دستکاری کو فروغ دیں۔ اور جو خام مال ہمیں مجبوراً دوسرے ملکوں میں ان کے نرخوں پر انہیں دینا پڑتا ہے۔ اس کو اپنے ملک میں کھپانے کی کوشش کریں مثلاً تقسیم سے پہلے سیالکوٹ کا کھیل کا سامان ساری دنیا میں جاتا تھا۔ مگر اب یہ صنعت بہت گر گئی ہے کھیل کے سامانوں میں سے فٹ بال۔ کرکٹ بال۔ ہاکی بال۔ والی بال وغیرہ ایسے سامان ہیں جن میں پاکستان کا چمڑہ خرچ ہو سکتا ہے۔ اگر ہم اس صنعت کے اس پہلو کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیں تو ہمارا بہت سا چمڑہ یہاں کھپ سکتا ہے۔ کپڑے کی ملیں اور پٹ سن کی صنعتی اشیائ کے کارخانے زیادہ سے زیادہ کھولے جائیں۔ اس طرح ایک طرف تو ہم کو اپنا خام مال زبردستی دوسروں پر ٹھونس کر مجبوراً دوسرے ملکوں سے ایسی اشیائ نہیں لینا پڑیں گی جن کی ہمیں ضرورت نہیں اور دوسری طرف اس خام مال سے تیار شدہ مال بیسیوں گنا قیمت پر خریدنے کی ضرورت نہ رہے گی

جو گوشوارہ حکومت نے توازن ادائیگی کے متعلق شائع کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے مشینری۔ کوئلہ شکر اور دوسرے اسٹور کی خریداری پر اس سال ۵۹ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں گزشتہ سال صرف ۳۴ کروڑ روپے ایسے سامان پر خرچ ہوئے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کو صنعتی بنانے کی رفتار میں اس سال کس قدر تیزی پیدا ہوئی ہے۔

قربانی کی کھال

جماعت اسلامی نے قربانی کی کھالوں کے لئے ایک طرف تو اپنے حلیفوں احراریوں سے بگاڑ لی اور "ختم نبوت" کنونشن کی مجلس عمل سے الگ ہو گئے تو دوسری طرف علما کے اہلحدیث سے بھی تو تو میں میں تک نوبت پہنچ گئی۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حافظ محمد صاحب ایک اہلحدیث عالم کا ایک فتوے گوجرانوالہ میں ایک صاحب نے بصورت پوسٹر شائع کیا

. . . .

. . . .

. . . . . جس میں حافظ صاحب نے ثابت فرمایا ہے کہ قربانی کی کھالیں جماعتوں یا اداروں کو نہیں دینی چاہئیں۔ بلکہ اس کے جائز مستحق غربائ۔ یتامے اور مساکین ہیں اور یہ مال انہی کے سپرد کر دینا چاہیئے (واللہ اعلم)

اس پر جماعت اسلامی کے ترجمان روزنامہ "تسنیم" نے اپنے "تکلف برطرف" کے کالم میں غصہ میں آ کر نہایت مضحکہ خیز انداز میں طویل تنقید فرما ڈالی اور حافظ صاحب کو سخت سست تک کہنے سے بھی پرہیز نہیں کیا۔ چنانچہ مولوی محمد حنیف صاحب ندوی اس ضمن میں اپنے ہفت روزہ الاعتصام کی اشاعت ۱۲ ستمبر میں شکوہ سنج ہیں کہ ـــ

"حضرت حافظ صاحب کے اس فتوے سے معزز معاصر روزنامہ "تسنیم" کے مدیر شہیر مولانا نصر اللہ خان صاحب عزیز کے قلم میں معلوم نہیں کیا حمیّت بھر گئی کہ وہ بغیر کسی وجہ کے آپے سے باہر ہو گئے اور اچھل اچھل کر ان کے علم و فضل کی تضحیک کرنے لگے۔ چنانچہ ۹ اگست کے "تسنیم" میں "تکلف برطرف" کے عنوان کے تحت انہوں نے حافظ صاحب کے "علم و عقل" کا جو موازنہ کرنا شروع کیا ہے۔ وہ اتنا منہ زور ثابت ہوا ہے کہ "تسنیم" کے پورے کالم سے بھی آگے بڑھ گیا ہے۔ . . . .

ہمیں افسوس ہے کہ جماعت اسلامی کے اکابر اور مولانا نصر اللہ خان سے دوستانہ روابط ہونے کے باوجود ہمیں ان سے یہ شکایت ہمیشہ رہی کہ ان کا گفتگو کا ڈھنگ ایسے مواقع پر اکثر غیر ذمہ دارانہ اور اہانت آمیز ہو جاتا ہے۔ اگر کسی جماعت کے اکابر ہی اس انداز کو اپنا لیں تو اس کے اصاغر لازماً متاثر ہوتے ہیں۔ اور اس ضمن میں ان سے بھی کئی قدم آگے نکل جاتے ہیں۔ یہ مرض آجکل جماعت اسلامی کے نچلے طبقے میں تو بڑی طرح پھیل رہا ہے۔ اس اخلاق سے وہ اسلام کو بھی بدنام کرتے ہیں اور خود بھی لوگوں کی نظروں سے گرتے ہیں ہم مولانا نصر اللہ خان صاحب اور جماعت اسلامی کے دیگر بزرگوں کی خدمت میں مخلصانہ عرض کریں گے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی اصلاح کریں۔ اور دوسروں کی پھبتی اڑانے کی "پالیسی" ترک کر کے خود بھی تو "تزکیہ نفس" کریں۔

(الاعتصام ۱۲ ستمبر ۵۲ء)

اسلامی جماعت والوں کا اخلاق تو خیر جیسا ہے۔ ہے ہی مگر مولوی محمد حنیف صاحب کو یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ یہ "قربانی کی کھالوں" کا معاملہ ہے۔ جب قربانی کی کھالوں کے لئے ختم نبوت جیسی معرکۃ الآرا مہم ترک کی جا سکتی ہے۔ تو ایک اہلحدیث عالم خواہ وہ کتنا ہی عالم کیوں نہ ہو۔ ان کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔

شذرات

منصب نبوت پر غاصبانہ قبضہ

شیخ حسام الدین صاحب نے "فصاحت و بلاغت" کے دریا بہاتے ہوئے کہا:۔

"انگریزی نبوت کے خلاف انگریزی عدلیہ نے بھی بعض ایسے فیصلے دیئے کہ ایک عالم بھی اسکے بعد جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ وہ منصب امامت یا نبوت پر غاصبانہ قبضہ جمائے رکھے"

(آزاد ۲۷ اگست ۱۹۵۲ء)

چودہ سو سال میں اہلسنت والجماعت پر یہ معمہ حل نہیں ہوا کہ خلافت معنوی اور روحانی چیز ہے۔ اسپر چھاپہ کیسے مارا جا سکتا ہے؟ کہ آج شیخ صاحب نے "غصب نبوت" کا کیس پیش کر دیا

پُرامن رہنے کی تلقین

ایک احراری ملا نے جلسۂ عام میں انتہائی شر انگیز لہجہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"یہ مرتد گروہ پاکستان کی سالمیت کے لئے نہایت خطرناک ہے۔ اور اس کا وجود پاکستان کے تحفظ کے منافی ہے۔" (آزاد ۲۷ اگست ۵۲ء)

جماعت احمدیہ کے افراد کو پاکستان کا غدار اور واجب القتل قرار دینے کے بعد آپ نے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ

وہ پُرامن رہیں اور پُرامن طریقے سے اپنے مطالبات منوائیں۔

جنگ کے دیوتا جس خوبی سے مسلمانوں کو پُرامن رہنے کی تلقین کرتے ہوئے بھی اپنے فرائض کی انجام دہی کر رہے ہیں، وہ دنیا کے دوسرے عجائبات سے کچھ کم حیرت انگیز نہیں۔

پنجاب کا اسلام

مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین اپنے خطبات میں مسلسل کئی ماہ سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے قانوناً خارج قرار دیا جائے اور انہیں اقلیت شمار کیا جائے۔

مولوی صاحب موصوف کے اس مطالبہ سے مولوی صاحب کے عقیدتمندوں کو یہ دھوکا نہ کھانا چاہیئے کہ آپ جماعت احمدیہ کو رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام سے خارج کرنا چاہتے ہیں۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ آپ کا مطلب صرف یہ ہے کہ انہیں "پنجاب کے اسلام" سے الگ سمجھا جائے اور اس "پنجابی اسلام" کی تشریح آپ خطبہ جمعہ میں یہ فرماتے ہیں۔

"برادران جو اسلام ہمارے ہاں پنجاب میں موجود ہے۔ وہ کھوٹا اور مصنوعی اسلام ہے۔" (آزاد ۲۳ نومبر ۱۹۵۱ء)

پاکستانی مسلمانوں کی اکثریت

مولوی احمد علی صاحب کے مطالبہ میں جس طرح اسلام سے مراد اصطلاحی اسلام نہیں، اسی طرح اقلیت سے مراد غیر مسلم اقلیت نہیں۔ اور نہ اکثریت سے مراد مسلم اکثریت ہے۔ کیونکہ آپ نے اس امر کی وضاحت بھی فرما دی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"برادران اسلام مسلمانوں میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو غلط راستہ پر جا رہے ہیں۔ اور عمداً دانستہ جان بوجھ کر اللہ تعالے کے احکام کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور اپنی بے راہ روی پر گزشتہ قوموں کی طرح ضد کرتے ہیں اور گزشتہ قوموں کی طرح الٹا حق کہنے والوں کو ذلیل سمجھتے ہیں۔"

(آزاد ۲۸ ستمبر ۱۹۵۱ء)

ہمارے دیگر احراری راہنماؤں کو بھی چاہیئے کہ وہ مولانا احمد علی صاحب کی حق گوئی سے نمونہ حاصل کریں۔ اور "مرزائیوں" کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ پورے زور سے جاری رکھیں۔ مگر ساتھ کے ساتھ یہ بھی بتاتے رہیں کہ ہمارے نزدیک "اسلام" اور "اکثریت" یا "اقلیت" کی کیا تعبیریں ہیں؟

برطانوی حکومت اور مودودی صاحب

ایڈیٹر صاحب "تسنیم" بار بار یہ اعتراض دہرا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے برطانوی حکومت کے خلاف جہاد کرنے کی ممانعت کر کے اس کی سیاسی اطاعت کیوں تسلیم کر لی۔

برطانوی حکومت کے متعلق صحیح اسلامی موقف ایک مسلمان کے لئے کیا ہو سکتا تھا؟ اس کا جواب جماعت اسلامی کے امیر مودودی صاحب کے قلم سے سنیئے لکھتے ہیں۔

ہندوستان بلاشبہ اس وقت دارالحرب تھا۔ جب انگریزی حکومت یہاں اسلامی سلطنت کو مٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس وقت مسلمانوں کا فرض تھا کہ یا تو اسلامی سلطنت کی حفاظت میں جانیں لڑا دیتے یا اس میں ناکام ہونے کے بعد یہاں سے ہجرت کر جاتے **لیکن جب وہ مغلوب ہو گئے انگریزی حکومت قائم ہو چکی اور مسلمانوں نے اپنے پرسنل لا پر عمل کرنے کی آزادی کے ساتھ یہاں رہنا قبول کر لیا۔ اب یہ ملک دارالحرب نہیں اس لئے کہ یہاں تمام اسلامی قانون منسوخ نہیں کئے گئے۔ ایسے ملک کو دارالحرب ٹھہرانا اصول قانون اسلامی کے قطعاً خلاف ہے۔"** (سود ص ۷۷-۷۸)

امید ہے ایڈیٹر صاحب "تسنیم" اپنے امیر سے مشورہ کر کے وضاحت فرمائیں گے کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء میں مودودی صاحب جو فتوے دے رہے ہیں۔ وہ "اصول قانون اسلامی" کے خلاف ہے یا ان کا اپنا عقیدہ۔

ہٹلر کے اسلحہ خانہ کا ہتھیار

عزت مآب وزیر اعلےٰ پنجاب نے صوبائی لیگ کے اجلاس میں بتایا تھا کہ یہ مثال کہیں سے نہیں مل سکتی۔ کہ اکثریت نے کبھی کسی قوم کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا ہو۔

"زمیندار" ابتداء میں تو خاموش رہا۔ مگر ہمیں اس محنت اور عرقریزی کی داد دینی چاہیئے۔ کہ اسنے کافی تحقیق (Research) کے بعد آخر ایک مثال ڈھونڈنے میں کامیابی حاصل کر ہی لی۔ چنانچہ "زمیندار" نے اپنی ۲ ستمبر کی اشاعت میں لکھا ہے۔

"یہ غلط ہے کہ اکثریت نے کبھی کسی کو اقلیت قرار نہیں دیا۔ کیا جرمنی میں نازیوں نے یہودیوں کو ان کے احتجاج کے باوجود جرمن قوم کے لئے خطرناک قرار دے کر اقلیت نہیں بنایا تھا۔"

"محافظین ختم نبوت" اپنی اس کامیابی پر جس قدر فخر کریں بالکل بجا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان محافظین کو احمدیت کا مقابلہ کرنے کے لئے قرآن و حدیث یا سنت سے کوئی ہتھیار نہیں ملا۔ اور اگر ملا ہے تو ہٹلر کے اسلحہ خانہ سے

تاہم آل مسلم پارٹیز کنونشن کے ارباب حل و عقد کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ عزت مآب وزیر اعلےٰ پنجاب کی تقریر کا جواب یہ نہیں۔ اور بلا سوچے سمجھے دیا گیا ہے۔ ہٹلر نے یہودیوں کو اقلیت نہیں قرار دیا۔ **ہٹلر نے ان کے سیاسی حقوق ضبط کر لئے تھے۔ اور انہیں شہریت کے حقوق سے محروم کر دیا تھا۔**

تحریک ختم نبوت کا رخ شیعوں کی طرف

"زمیندار" شیعوں کے متعلق لکھتا ہے۔

"امام باصطلاح ایشاں معصوم مفترض الطاعت منصوب للخلق است وحی باطن درحق امام تجویز مے نمایند پس در حقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم را خاتم الانبیاء گفتہ باشند"

(تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴)

اس عبارت سے واضح ہوا کہ آنحضرت کے بعد کسی شخص کو معصوم واجب الاطاعت اور اصلاح خلق کے لئے مامور مان لینا ہی ختم نبوت کا انکار ہے۔ خواہ ہزار دفعہ حضور کو خاتم الانبیاء کہے۔"

شیعہ حضرات خبردار ہو جائیں کہ "تحریک ختم نبوت" کا رخ ان کی طرف پھر چکا ہے۔ اور جلد ہی انہیں "غیر مسلم اقلیت" قرار دینے کے مطالبے بھی شروع ہونے والے ہیں:

سٹالین "محافظ اسلام" ہونیکا مدعی

"تسنیم" لکھتا ہے:۔

"مشرق وسطیٰ کے حالات کے مشہور مبصر جی آر گلوانی بوسٹن نے مشرق وسطیٰ کے حالات پر ایک تازہ مضمون لکھا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ روس خلیج فارس تک پہنچنا چاہتا ہے" مصنف کہتا ہے کہ اسٹالین سولینی کیطرح محافظ اسلام بننے کا دعوے کرنے والا ہے"

(۲۰ اگست ۱۹۵۲ء)

"تسنیم" نے بوسٹن کے مندرجہ بالا بیان پر تعجب کا اظہار کیا ہے۔ مگر تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ جب "سٹالین ازم" کے مداح (احراری) "محافظ ختم نبوت" کہلا سکتے ہیں۔ تو خود سٹالین "محافظ اسلام" ہونے کا دعوے کیوں نہیں کر سکتا؟

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور فقہ کی رو سے مسلمان کی تعریف

(از مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

احرار کی طرف سے آج کل اخبارات میں یہ بات بڑے زور شور سے پیش کی جا رہی ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کے افراد کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاوے۔ یہ ایک ایسا نامعقول مطالبہ ہے۔ جس کو ہر ایک ذی شعور انسان نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور اس مطالبہ کو پاکستان کی کھلی کھلی دشمنی اور نوزائیدہ مملکت پر کلہاڑا تصور کرتا ہے۔

سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ مسلمان کی تعریف از روئے قرآن مجید۔ حدیث اور فقہ حنفیہ کیا ہے۔ اور کیا یہ تعریف بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت پر صادق آتی ہے یا نہیں۔

مسلمان کی تعریف از روئے قرآن مجید

(۱) الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون۔ اولٰئک علیٰ ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون (البقرہ ع ۱)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو امور غیبیہ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور جو چیز ہم نے ان کو دی ہے۔ اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو تم پر نازل کیا گیا۔ اور اس پر جو نازل کیا گیا تم سے پہلے۔ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہدایت پر ہیں اپنے رب کی طرف سے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

دوسری آیت:۔ لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملٰئکۃ والکتاب والنبیین۔ واتی المال علیٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس۔ اولٰئک الذین صدقوا واولٰئک ھم المتقون (البقرہ ع ۲۲)

ترجمہ:۔ نیکی صرف یہی نہیں ہے۔ کہ تم منہ پھیرا کرو مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف۔ بلکہ حقیقی نیکی اس کی ہے۔ جو ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر۔ فرشتوں۔ کتابوں۔ نبیوں پر اور دے اپنا مال خدا کی محبت پر قریبیوں یتیموں۔ مسکینوں۔ مسافروں۔ سائلوں اور غلاموں کے چھوڑانے میں۔ اور نماز پڑھے۔ زکوٰۃ دے۔ اور پورا کرنے والے اپنے عہد و پیمان کے جب وہ کریں۔ اور صبر کریں تکالیف و شدائد میں اور لڑائی کے وقت میں یہی لوگ ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا اور یہی لوگ متقی ہیں۔

مسلمان کی تعریف از روئے حدیث:۔ صحیح بخاری

اور صحیح مسلم میں ایک لمبی حدیث حضرت عمر رضؓ سے مروی ہے۔ جس میں ذکر ہے۔ کہ حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں آئے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چند سوالات کئے۔ تا صحابہ کرام رضؓ کو بھی ان امور کا علم ہو جائے۔ ان میں اسلام اور ایمان کی تعریف بھی تھی۔ انہوں نے پوچھا "ما الاسلام" (اسلام کیا ہے) تو حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"الاسلام" ان تشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا۔ (مشکوٰۃ کتاب الایمان)

ترجمہ:۔ اسلام یہ ہے۔ کہ تو گواہی دے۔ کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا تعالےٰ کے اور محمدؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور تو نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے۔ اور رمضان کے روزے رکھے۔ اور حج بیت اللہ کا کرے اگر تجھ کو اس کی طاقت ہو۔

اسلام کی تعریف کے بعد حضرت جبریلؑ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایمان کی تعریف پوچھی۔ تو آپ نے فرمایا۔ ان تومن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ (مشکوٰۃ کتاب الایمان)

ترجمہ:۔ ایمان یہ ہے کہ تو ایمان لائے اللہ تعالےٰ پر اور اس کے فرشتوں۔ اس کی کتابوں۔ اس کے رسولوں اور قیامت پر۔ اور ایمان لائے قدر پر یعنی اس کے خیر اور شر پر۔

ایک دوسری حدیث اسلام کی تعریف میں اس طرح آئی ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علیٰ خمس شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان (مشکوٰۃ کتاب الایمان)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اسلام کی بنیاد ان پانچ باتوں پر ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبودیت و رسالت کی شہادت۔ (۲) نماز پڑھنی (۳) زکوٰۃ دینا۔ (۴) حج کرنا (۵) رمضان شریف کے روزے رکھنا۔

تیسری حدیث:۔ عن انس انہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ من صلّی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ ورسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے ہماری نماز کی طرح نماز پڑھی۔ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا۔ ہمارا ذبیحہ کھایا۔ وہ شخص ضرور مسلم ہے۔ جس کو خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کی ذمہ داری حاصل ہے۔ پس خدا تعالےٰ کی ذمہ داری کو نہ توڑو۔

فقہ حنفیہ کی رو سے مسلمان کی تعریف

امام الائمہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اصل التوحید وما یصح الاعتقاد علیہ یجب ان یقول اٰمنت باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ۔ والبعث بعد الموت والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالےٰ والحساب والمیزان والجنۃ والنار حق کلہ (شرح فقہ اکبری مصری)

ترجمہ:۔ توحید کی جڑ اور وہ چیز جس کی وجہ سے ایک مسلمان کا اعتقاد صحیح ہوگا۔ یہ ہے۔ کہ یہ کہے۔ کہ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر۔ اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر اور موت کے بعد جی اٹھنے پر اور قضا و قدر پر یعنی اس کے خیر اور شر پر جو اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اور اقرار کرے کہ حساب کتاب اور میزان اعمال جنت و جہنم سب برحق ہے۔

اسی فقہ کی شرح مطبوعہ دائرۃ المعارف کے صفحہ ۴۳ پر جو امام ابو منصور محمد بن محمد حنفی ماتریدی سمرقندی کی تصنیف ہے۔ لکھا ہے:۔

فمن اراد ان یکون من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال بلسانہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وصدق بقلبہ معناہ فھو مومن وان لم یعرف الفرائض والمحرمات۔

ترجمہ:۔ جو شخص یہ چاہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہو۔ تو وہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے۔ اور دل سے اس کے مطالب کی تصدیق کرے۔ پس وہ شخص یقینی طور پر مومن ہے۔ اگرچہ فرائض اور محرمات سے بے خبر ہو۔

پس قرآن مجید۔ حدیث شریف اور فقہ حنفیہ کے مندرجہ بالا حوالہ جات کی رو سے مندرجہ ذیل علامات ایک آدمی کے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ۔ اس کے فرشتوں۔ اس کی کتابوں۔ اس کے رسولوں پر۔ حشر و نشر۔ دوزخ و جنت پر ایمان لانا۔ زکوٰۃ دینا۔ رمضان شریف کے روزے رکھنا حج کرنا قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔ اور مسلمان کا ذبیحہ کھانا۔ یہ سب باتیں خدا تعالےٰ کے فضل سے بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت میں موجود ہیں۔ ہر وہ شخص جس کو احمدیوں سے واسطہ پڑا ہے۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ وہ ان تمام باتوں کو مانتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔

میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب علیہ السلام کے چند اقوال اس بارے میں پیش کرتا ہوں۔ جن سے صاف طور پر پتہ چل جائے گا۔ کہ حضورؑ کے عقائد میں کوئی ایک بات بھی تو ایسی نہیں۔ جو آپؑ کو اور آپؑ کی جماعت کو نعوذ باللہ دائرہ اسلام سے خارج کردے۔ مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جو ایک شخص بیان کرے۔ نہ کہ وہ جو کوئی دوسرا شخص اس کی طرف منسوب کرے۔ ان حالات میں دنیا کی کسی حکومت کو قطعاً یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ کسی کے متعلق یہ اعلان کرے۔ کہ فلاں فرقہ یا آدمی مسلمان نہیں۔ جبکہ وہ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو۔ چند مفسدہ پرداز مولویوں کے کہنے پر حکومت پاکستان کا ایسے امور میں دخل دینا ملک کو ایک خطرناک ہلاکت آفرین راستے کی طرف لے جانے کے مترادف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے بزرگو۔ اے مولویو۔ اے قوم کے منتخب لوگو۔ خدا تعالےٰ آپ لوگوں کی آنکھیں کھولے۔ غیظ اور غضب میں آکر حد سے مت بڑھو۔ میری اس کتاب (ازالہ اوہام) کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھو۔ کہ ان میں نور اور ہدایت ہے۔ خدا تعالےٰ سے ڈرو۔ اور اپنی زبان کو تکفیر سے تھام لو۔ خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ کہ میں ایک مسلمان ہوں۔

اٰمنت باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ۔ والبعث بعد الموت۔ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ فاتقوا اللہ ولا تقولوا لست مسلما واتقوا الملک الذی الیہ ترجعون۔"
(اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۶۸)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں۔ جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں۔ اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں۔ اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں۔" (آسمانی فیصلہ)

پھر فرماتے ہیں:۔ "اٰمنت باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت۔ واٰمنت بکتاب اللہ العظیم القراٰن الکریم واتبعت افضل رسل اللہ خاتم انبیاء اللہ محمدن المصطفٰے وانا من المسلمین۔ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ رب احینی مسلماً وتوفنی مسلماً واحشرنی فی عبادک المسلمین وانت تعلم ما فی نفسی ولا یعلم غیرک وانت خیر الشاھدین۔" (اشتہار ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲)

"اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔ اور خداوند علیم و سمیع اول الشاہدین ہے۔ کہ میں ان تمام عقائد کو مانتا ہوں۔ جن کے ماننے کے بعد ایک کافر بھی مسلمان تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور جن پر ایمان لانے سے ایک غیر مذہب کا آدمی بھی مسلمان کہلانے لگتا ہے۔ میں ان تمام امور پر ایمان رکھتا ہوں۔ جو قرآن کریم اور حدیث صحیحہ میں درج ہیں۔" (اشتہار ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲) ان تحریرات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اور اپنی جماعت کے جو عقائد بیان فرمائے ہیں۔ ان کی موجودگی میں کون شخص ہے۔ جو ایمانداری سے یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ سوائے ان کے جو خدا اور انصاف کا خون کریں۔

خدا تعالیٰ کے فرستادوں کی شناخت کا ایک اہم قرآنی معیار

"فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل کی زندگی کے بے لوث ہونیکے متعدد شواہد

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے۔ آف تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ایک اہم معیار صداقت

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کی صداقت کو پرکھنے کے لئے اور مخالفین پر حجت تمام کرنے کے لئے جو معیار مقرر فرمائے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑا معیار یہ ہے کہ ایک نبی اور مامور من اللہ اپنے دعویٰ الہام میں اس لئے سچا ہوتا ہے کہ وہ غیر معمولی طور پر اپنے قول کا صادق اور لوگوں میں امین ہوتا ہے۔ خوش اخلاق اور نیک کردار ہوتا ہے۔ وہ اپنی عمر کا ایک بہت بڑا حصہ لوگوں میں گذار کر خلعت نبوت پانے سے پہلے اپنے اعمال اور کردار کے لحاظ سے نیک شہرت رکھتا ہے۔ صداقت شعار ہوتا ہے اور اگرچہ وہ دنیا کے کاروبار اور فکر معاش میں بھی بحیثیت بشر ہونے کے ایک حد تک مصروف رہتا ہے۔ لیکن عبادت الٰہی اور نیکی اور پاکدامنی اس کا شعار۔ اور ایک دنیا اس کے چال چلن اور تقویٰ اور طہارت کی گواہ ہوتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے انعام پاکر اس کے حکم سے لوگوں کی ہدایت کے لئے مامور ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہی لوگ جو اس کے دعویٰ سے پہلی زندگی پر کسی قسم کی حرف گیری نہیں کر سکتے اس کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ تو نہیں کہتے کہ تو جھوٹا ہے۔ کیونکہ اس کی زندگی کے باب کا ایک ایک ورق ان کے سامنے کھلا ہوتا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ اس نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا اور جس شخص نے ساری عمر کبھی جھوٹ نہ بولا ہو یہ ناممکن ہے کہ وہ یکلخت جھوٹ بولنا شروع کر دے۔ پھر جس شخص نے کبھی خدا کے بندوں پر بھی افترا نہ باندھا ہو ناممکن ہے کہ وہ یک لخت خدا تعالیٰ پر افترا باندھنا شروع کر دے علم النفس بلکہ عام عقل کی رو سے بھی ایسا فوری تغیر امر محال ہے۔ الغرض کسی نبی کا اس کی بعثت سے پہلے صداقت کا اعلیٰ نمونہ ہونا اور اس کا راستباز ہونا مدعی نبوت کی صداقت کے پہچاننے کیلئے ایک عقلی معیار ہے اور یہ معیار اس قدر مضبوط اور عالمگیر ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی نبوت اور قرآن کریم کے نزول کے زمانہ سے پہلے زمانہ کو بطور شہادت کفار کے سامنے پیش کریں اور انہیں بتلائیں کہ اس زمانہ میں اور نبوت کے زمانہ میں کوئی وقفہ نہیں پڑا۔ میں تمہاری نظروں سے غائب نہیں رہا کہ تم خیال کرو کہ میں اس عرصہ میں بگڑ گیا ہوں گا جب تم تسلیم کرتے ہو کہ عمر بھر میں پکا راستباز رہا ہوں۔ تو اس راست گفتاری کے نتیجے میں مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملنا چاہیئے تھا۔ نہ یہ کہ میں یکدم ایک ہی رات میں جھوٹا اور فریبی ہو جاتا۔ بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ جو شخص کل شام تک سب سے بڑا سچا ہو صبح ہوتے ہی دنیا کا سب سے بڑا جھوٹا ہو جائے۔ انسانی فطرت یک لخت نہیں بدلا کرتی۔ بلکہ ایسے انتہائی تغیر کے لئے ایک عرصہ چاہیئے اور میں تو ہر وقت تم لوگوں کے درمیان رہا ہوں اور میرے دعویٰ نبوت کی گھڑی تک تو تم لوگ مجھے راستباز۔ نیک۔ پاک اور امین ہی قرار دیتے رہے ہو۔ پھر تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ یہ شخص اپنے پاس سے جھوٹ بنا کر الہام کا دعویٰ کر رہا ہے۔ اس حقیقت کے خلاف بات کہنا عقل کے خلاف ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اس دلیل کو تحدّی سے پیش کیا اور فرمایا۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ (۱۶ یونس)

(اس سے پہلے میں ایک عرصہ دراز تم میں گذار چکا ہوں کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے)

آپ کی صداقت پر تاریخی شواہد

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ سے پہلے کی زندگی مسلمہ طور پر نیک اور گفتار راست تھی۔ حتیٰ کہ دعوت کے دعویٰ کے بعد بھی مخالفین کو یہ جرأت نہ تھی کہ وہ بعثت سے پہلے زمانہ کے متعلق آپ پر کوئی الزام لگا سکیں۔ حتیٰ کہ ابو جہل تک کے اشد مخالف کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو ہوئی تو اس نے بھی کہا انالا نکذبک بل نکذب بما جئت به۔ ہم تجھ کو جھوٹا قرار نہیں دیتے بلکہ اس تعلیم کی تکذیب کرتے ہیں جو تو لے کر آیا ہے۔ (ترمذی) النظر ابن الحارث (جو ان دشمنوں میں سے ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ کیا تھا) اپنے ساتھیوں سے اس بارہ میں مشورہ کرتے ہوئے کہ جب حج کے موقعہ پر باہر سے آنے والے لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہم سے پوچھیں تو ہم کیا کہیں؟ بڑے جوش سے کہا کہ ہم آپ کو جھوٹا تو نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ آپ ہمارے سامنے ہی جوان ہوئے اور ہم سب سے زیادہ سچے تھے۔ پھر جب ہرقل نے ابو سفیان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ سے پہلی زندگی کے متعلق سوال کرتے ہوئے یہ پوچھا کہ کیا تم لوگ اسے جھوٹا سمجھا کرتے تھے تو ابو سفیان نے جواب دیا "نہیں" اسی طرح جب ایک مرتبہ تبلیغ کی غرض سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قریش کے تمام قبائل کو جمع کر کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور ان سے پوچھا کہ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات مان لوگے؟ تو انہوں نے کہا ہاں" کیونکہ جب بھی ہمارا آپ سے واسطہ پڑا ہے ہم نے آپ کو سچا پایا ہے (بخاری)

الغرض ان روایات سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ کا دعویٰ تاریخی شواہد سے سچا ثابت ہو جاتا ہے۔

اس معیار کی ہمہ گیری

اب غور طلب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے پرکھنے کیلئے ایک خاص عقلی معیار پیش کیا ہے جو واضح اور قطعی ہے اور آپ کی دعویٰ سے پہلی زندگی کا عیوب سے منزہ ہونا اور مخالفین کا اس حقیقت کا معترف ہونا قرآن کریم نے منکرین کیلئے ایک بہت بھاری حجت قرار دیا ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ماموریت کا دعویٰ نہیں کیا عرب آپ کو ایک راستباز۔ امین اور پاک دامن قرار دیتے تھے۔ لیکن جب آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر بتوں کے خلاف اور جاہلیت کے رسم و رواج کے خلاف تعلیم دینی شروع کی تو وہی لوگ جو آپ کی پہلی زندگی پر کسی قسم کا اعتراض نہ کر سکتے تھے آپ کے مخالف ہو گئے اور آپ کو طرح طرح کی ایذا دیکر تبلیغ حق سے روکنے لگے۔ اب وہ یہ تو نہ کہہ سکتے تھے کہ تو جھوٹا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ کو جھوٹ بولنے کی عادت نہیں۔ لیکن وہ اس تعلیم اور دین کو جھوٹا کہتے تھے جو ان کے مذہب اور نظریات سے متصادم ہوتا تھا۔ کفار کا نبوت سے انکار۔ آپ کی تعلیم کی تردید۔ آپ کی ذات پر تشدد اور اتہام دشمنی کا نتیجہ تھا۔ کوئی عقل کسی ایسی رائے کو جو دشمنی کی وجہ سے قائم کی جائے صحیح نہیں سمجھتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ہر قسم کے گندے اور پراگندہ خیالات اور ناجائز عداوت اور پراپیگنڈا اب اس قابل نہ تھا کہ اس کو نیک نیتی یا حقیقت پر محمول سمجھا جاتا۔ مخالف تو انہونی بات کہتا ہے۔ اور تعصب اور ہٹ دھرمی کا اظہار کیا ہی کرتا ہے۔ لیکن اس کی یہ رائے بے حقیقت اور ناواجب ہوتی ہے۔ حق کی مخالفت ناحق تو ہوا ہی کرتی ہے کسی شخص کے متعلق صحیح اور اصل رائے وہی ہوتی ہے جو اس سے دشمنی پیدا ہونے سے پہلے قائم کی جائے۔ اسی چیز کو قرآن کریم نے ایک اصل اور معیار کے طور پر پیش کیا ہے اور اسی کلیہ کے مطابق کفار کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پرکھنے کی دعوت دی ہے۔ دلیل وہ ہوتی ہے جو عام ہو جس کی رو سے ہر فرد بشر کو جو اس ذیل میں آتا ہو پرکھا جا سکے۔ صداقت اسلام دلائل اور براہین پر مبنی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کسی نبی کی شناخت کے لئے عام فہم اور عقلی دلائل ہی پیش فرما کر منکرین پر حجت پوری کیا کرتا ہے۔ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو صداقت کو عقل کے معیار پر ثابت کرتا ہے۔ اسلام کے یہی ہمہ گیر دلائل اور عقلی معیار اسلام کی دیگر مذاہب پر فضیلت اور اسلام کو عالمگیر مذہب اور قرآن کریم کو مکمل الہامی کتاب ثابت کرتے ہیں۔

(باقی)

زکوٰۃ اور مستورات

ادائیگی زکوٰۃ کی طرف ہماری مستورات کی توجہ نسبتاً کم ہے۔ حالانکہ یہ ایک فرضی چندہ ہے وما اتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ جس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو فائدہ ہی فائدہ کا سودا زکوٰۃ کی ادائیگی میں ہے۔ اب اگر کوئی شخص مرد ہو یا عورت اس پر زکوٰۃ واجب آتی ہو اور وہ ادا نہ کرے گھاٹے میں نہیں تو اور کیا ہے زکوٰۃ کی ادائیگی زکوٰۃ واجب ہونے کے فوراً بعد ہی کر دینی چاہیئے۔ زکوٰۃ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے کہ کس مال پر کس قدر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ نظارت بیت المال سے رسالہ زکوٰۃ مفت طلب فرمائیں۔ نظارت بیت المال ربوہ

ولادت

قریشی یونس احمد صاحب اسلم واقف زندگی مینجر ماہنامہ درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ۱۸ ستمبر ۵۲ء بروز ہفتہ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم آنریری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پوتا اور قریشی حبیب احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دہلی کا نواسا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ادریس احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور دین کا خادم بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے تحریر احباب سے درخواست ہے کہ خاکسار کی ملازمت پر جلد بحالی کیلئے دعا فرمائیں۔
منیر احمد دار منزل مسلم ٹاؤن لاہور

منظوری انتخاب عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی منظوری اپریل ۵۳ء تک دی جاتی ہے۔ اس کے بعد یکم مئی ۵۳ء سے تین سال کے لئے نئے عہدہ دار منتخب ہوں گے۔ (ناظر اعلیٰ)

(۱۴) چک ۸-۷ علاقہ تھل

پریذیڈنٹ چوہدری فیروز الدین صاحب
سکرٹری دعوت و تبلیغ۔ چوہدری نور محمد صاحب
سکرٹری مال و سکرٹری وصایا } مولوی احمد دین صاحب
" تعلیم و تربیت }
" امور عامہ۔ چوہدری عبد الوہاب صاحب

(۱۵) راولپنڈی شہر

سکرٹری تحریک جدید چوہدری عبد الحق صاحب ورک بی۔اے۔
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ بشیر احمد صاحب چغتائی بی۔ایس سی

(۱۶) سکھر (بدین) سندھ

آڈیٹر۔ ملک منیر احمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ ملک عنایت اللہ صاحب۔
سکرٹری امور عامہ۔ حاجی ملک امام الدین صاحب

(۱۷) رسالپور چھاؤنی

سکرٹری تبلیغ۔ خلیفہ عبد المنان صاحب رسالپور

(۱۸) چک ۵۲ گ۔ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ میاں الہ داد صاحب مہاجر امرتسری احمدی
سکرٹری مال میاں علی محمد صاحب احمدی مہاجر امرتسری

(۱۹) چک ۷۵/۲۲ ڈاکخانہ سیدوالہ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ

پریذیڈنٹ۔ میاں سید محمد صاحب
سکرٹری مال۔ محمد صدیق صاحب
" تبلیغ۔ احمد علی صاحب
" امور عامہ۔ عبد الرحمٰن صاحب
" محاسب۔ میاں سید محمد صاحب

(۲۰) کرنڈی۔ ڈاکخانہ خاص ریاست خیرپور (سندھ)

پریذیڈنٹ۔ مولوی عبد الحق صاحب نور
سکرٹری مال۔ چوہدری حبیب اللہ صاحب۔
" تبلیغ شریف احمد صاحب

(۲۱) کوٹری ضلع دادو (سندھ)

صدر۔ میاں رحمت اللہ صاحب معرفت میاں محمد اسماعیل صاحب حجام۔
سکرٹری تبلیغ " " " " " "
" مال۔ میاں محمد اسماعیل صاحب حجام۔

(۲۲) بھاگووال ڈاکخانہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

سکرٹری دعوت و تبلیغ۔ صوفی عبد الوہاب صاحب
" وصایا۔ چوہدری غلام نبی صاحب

سکرٹری مال و امور عامہ۔ چوہدری محمد حسین صاحب۔
" تعلیم و تربیت چوہدری نواب دین صاحب خورد

(۲۳) ڈھولن آباد میرپور خاص۔ سندھ۔

سکرٹری مال۔ بابو نصر اللہ خان صاحب میرپور خاص سندھ

(۲۴) عالم گڑھ تحصیل و ضلع گجرات۔

پریذیڈنٹ۔ سخی محمد صاحب۔
سکرٹری مال رحمت خان صاحب
" تبلیغ۔ مولوی غلام محمد صاحب۔
" امور عامہ۔ مرزا محمد یوسف صاحب۔

(۲۵) کوٹ فرزند علی ڈاکخانہ چک ۱۲۵/پ ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور

پریذیڈنٹ۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
جنرل سکرٹری ڈاکٹر فرزند علی صادق صاحب
سکرٹری مال و وصایا۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب
" تحریک جدید۔ " " " "
" تبلیغ: چوہدری غلام رسول صاحب۔

(۲۶) حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

پریذیڈنٹ۔ قاضی ضیاء اللہ صاحب۔
وائس " " شیخ حبیب اللہ صاحب وکیل۔
جنرل سکرٹری و امور عامہ۔ شیخ محمد صدیق صاحب۔
سکرٹری مال۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔
سکرٹری تبلیغ مولوی محمد مراد صاحب
آڈیٹر۔ ماسٹر بشیر احمد صاحب
امین شیخ حبیب اللہ صاحب
ممبر مجلس عاملہ۔ مرزا حبیب احمد صاحب وکیل۔
" " " ۔ حکیم محمد لطیف صاحب۔
(ناظر اعلیٰ)

انعامی مقابلہ

مجلہ خدام الاحمدیہ کو مندرجہ ذیل علمی مقابلہ میں شمولیت کی دعوت عام دی جاتی ہے۔ اول و دوم رہنے والے خدام انعام کے مستحق ہوں گے۔

کم از کم پانچ پانچ حوالے قرآن مجید احادیث نبوی اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایسے پیش کئے جائیں جن سے تبلیغ کی اہمیت اور صحیح طریق تبلیغ پر روشنی پڑتی ہو۔

شرکت مقابلہ کی آخری تاریخ ۔۔ ۱۵ ستمبر ۵۲ء

خاکسار شبیر احمد بی اے مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ روانہ کرے ہم انکو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کے کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے۔
(مینجر الفضل)

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ وی۔پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے

درخواست دعا:- میرے بھائی مرزا عبد المنان گردہ میں پتھری کی وجہ سے کل سر گنگا رام ہسپتال میں اپریشن ہوگا۔ اپریشن انتہائی خطرناک ہے۔ تمام احباب نہایت درد دل سے اپریشن میں کامیابی نیز ...

تنقید کی بنیاد کسی حالت میں بھی حقائق کی نفرت انگیز اور مذموم تحریف پر نہیں ہونی چاہیئے

آزادی تقریر کا حق غیر ذمہ وار اور بے لگام تخیل پر مبنی نہیں ہونا چاہیئے

ایک مقدمہ کے فیصلے میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کی رائے

مسٹر صدیق وہاب نے گذشتہ ماہ ایک تقریر کی تھی اس کی بناء پر مسٹر زیڈ اے ہاشمی سٹی اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کی عدالت میں ان کے خلاف قانونی کارروائی کی گئی۔ عدالت نے ۴ ستمبر ۱۹۵۲ء کو فیصلہ صادر کیا اور مسٹر صدیق وہاب کو عدالت برخاست ہونے تک کی قید اور دس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں انہیں نو ماہ قید بامشقت برداشت کرنا ہوتی۔ لیکن انہوں نے دس ہزار روپے کا جرمانہ ادا کر دیا۔ عدالت کے فیصلے کے بعض ضروری حصے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

"کوئی شخص یہ معذرت کر کے بری الذمہ نہیں ہو سکتا کہ چند وزیروں کے اعمال اور حکومت پاکستان پر تنقید کی گئی تھی۔ تنقید کی بنیادیں خیالی سرابوں پر نہیں بلکہ واضح اور بین حقائق پر ہونا چاہئیں۔ جمہوریت ایک ملک کے شہریوں کو آزادی تقریر کی ضرور اجازت دیتی لیکن یہ حق ایسی غیر ذمہ وارانہ گالیوں کے مترادف نہیں ہے۔ جو کسی شخص کے بے لگام تخیل پر مبنی ہوں۔ آزادی تقریر کی بنیاد پر نکتہ چینی کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے تنقید کو ہمیشہ حقائق پر مبنی ہونا چاہیئے اور اس کا دارومدار کسی بھی صورت میں مبینہ واقعات پر نہیں ہونا چاہیئے۔ تنقید کی بنیاد کسی حال میں بھی حقائق کی نفرت انگیز اور مذموم تحریف پر ہونا ہی نہیں چاہیئے۔ اس طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ مذکورہ تقریر طعن و تشنیع سے بھرپور تھی جس میں حکومت کے خلاف نفرت کی تلقین کی گئی تھی"

"مزید برآں حکومت کے وزیر حکومت سے جدا نہیں ہوتے ہیں۔ بلکہ حقیقت میں وہ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے حکومت کے مظہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ کوئی شخص ان کے عمل پر انفرادی تنقید کا حملہ کر کے قانون کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ میری اس رائے کی تائید ایک فیصلہ اے آئی آر (۳۷) - ۹۴۹ء ۱۹ مشرقی پنجاب ۲۰۹) سے ہوتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مذکورہ فیصلہ بیرون پاکستان کا ہے لیکن اس فیصلہ کی بنیاد وہ متعدد فیصلے ہیں جو تقسیم ملک سے قبل ہوئے ہیں۔ مذکورہ بالا فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ وزارتیں یا وزارت مجموعی حیثیت سے آئین حکومت کی تشکیل کرتی ہیں۔ لہذا وزارت کے خلاف بغض و نفرت پھیلانا ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ آئین حکومت کے خلاف بغض و نفرت پھیلانا۔"

"ایماندار آدمی کے نزدیک اس حکومت میں انتشار پھیلانے کی کوشش جو مملکت کی سالمیت کی نگرانی اور قوم کی بہبودی کی خبرگیری کرتی ہو یقیناً گناہ کے مترادف ہو گی انتشار پھیلانے کی کوشش کرنیوالوں کی حیثیت ان لوگوں ... جیسی ہے۔ جو اپنے محسن ہی کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ باغیانہ فعل دو لحاظ سے قابل ملامت ہے۔"

"میں نے اس جرم کی شدت پر بھی غور کیا ہے۔ اور خاص طور پر یہ بات ذہن میں رکھی ہے کہ اس نے وزیر اعظم دیگر وزراء اور حکومت پاکستان پر باغیانہ الزامات لگائے ہیں پاکستان اسمبلی کو برداشت نہیں کر سکتا کہ محض انتخابات کا سہارا لے کر اہم تر معاملات میں دخل دیا جائے ہم سب مملکت کے اتحاد اور استحکام کے متمنی ہیں کیونکہ اس پر ہمارے ملک کی سلامتی کا دارومدار ہے۔ ہم نے ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے ابھی صرف پانچ سال پورے کئے ہیں اور ہم کو زندگی کے بہت سے شعبوں میں اپنی بنیادوں کو مضبوط تر بنانا ہے۔ یہ تقریر یوم استقلال پاکستان کے موقع پر کی گئی تھی۔ جب کہ ساری قوم قیام پاکستان کی سالگرہ بڑے جوش سے منا رہی تھی۔ ایسے اہم موقع پر ایسی ناخوشگوار حرکت یقیناً قابل گرفت ہے"۔

مصر زرعی اصلاحات کیلئے عالمی بنک سے قرض مانگے گا

لندن ۱۲ ستمبر۔ مصری ماہرین کا خیال ہے کہ جنرل نجیب کی زرعی اصلاحات کے چلتے سال میں کپاس کی پیداوار کا کم ہونا ناگزیر ہے مگر ان نقصانات کو گذشتہ فصلوں کے فاضل ذخیروں سے پورا کر لیا جائے گا۔ ظن کیا جاتا ہے کہ شاید مصر زرعی اصلاحات کے سلسلہ میں عالمی بنک سے قرض مانگے گا۔ کیونکہ ان اصلاحات کا مقصد یہی ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کو خوش حال بنا کر اشتراکیت کے سیلاب کو روکا جائے (اسٹار)

"آزاد" احراری اخبار کے مطالبہ نمبر کے کارٹون کے خلاف احتجاج

آج بتاریخ ۱۰ ستمبر ۵۲ء بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت محمد اسمٰعیل صاحب ڈار سیکرٹری جماعت احمدیہ گنج منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی:-

یہ اجلاس حکومت پنجاب اور پاکستان کی توجہ مجلس احرار کے ترجمان اخبار "آزاد" لاہور کے "مطالبہ نمبر" مورخہ ۱۰ ستمبر ۵۲ء (جو دراصل ۹ ستمبر ۵۲ء کو شائع ہو کر پبلک کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے) کے سرورق کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے جس پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ، چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان، منارۃ المسیح قادیان اور چند ایک عمال حکومت پاکستان کا کارٹون بنایا گیا ہے جس سے جماعت احمدیہ کے جذبات شدید طور پر مجروح ہوئے ہیں۔ اور قیام پاکستان سے پہلے اور بعد کی غالباً یہ پہلی مثال ہے۔ کہ کسی مذہبی جماعت کے واجب الاطاعت پیشوا کے متعلق ایسا قابل مذمت اور ذلیل انداز مخالفت اختیار کیا گیا ہو۔

یہ اجلاس حکومت پنجاب اور پاکستان سے انصاف اور امن کے نام پر سوال کرتا ہے۔ کہ ایسے شر پسند عناصر کو جو پاکستان کی سالمیت کے لئے ایک مستقل خطرہ ہیں۔ کب تک اپنی من کرنے کی کھلی چھٹی دی جائے گی۔ اور کہ کیا قانون میں اب کوئی ایسی شق نہیں رہی جس کے ماتحت ملک کے امن و امان کو تہ و بالا کرنے والے اس شر انگیز پروپیگنڈا کی روک تھام کی جا سکے جو ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کی آڑ لے کر کیا جا رہا ہے۔ اور جس کی ایک تازہ مثال اخبار آزاد کا مذکورہ بالا قابل نفرت کارٹون ہے۔

یہ اجلاس اخبار آزاد کے مذکورہ کارٹون کی اشاعت پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ جس سے جماعت احمدیہ کے واجب الاطاعت اور مقدس امام کی توہین مقصود ہے۔ اور جس کی وجہ سے ہمارے جذبات کو سخت مجروح کیا گیا ہے

یہ اجلاس حکومت پنجاب اور پاکستان سے اس کارٹون کے خلاف پُر زور احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ:-

(۱) اخبار آزاد کا پرچہ مورخہ ۱۰ ستمبر ۵۲ء فوراً ضبط کیا جائے۔ اور حسب قانون اس قسم کے ارتکاب جرائم کا استیصال کیا جائے۔

(۲) پاکستان کے کسی فرقہ و جماعت کے مذہبی رہنماؤں اور مقامات مقدسہ کے کارٹون شائع کرنے قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔ اور ایسے جرائم کو تخریب پاکستان کے متعلق مساعی قرار دیتے ہوئے ایسے الجرائم میں شمار کیا جائے۔ جو مملکت پاکستان کے خلاف ہیں۔

قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی نقول (۱) عزت مآب وزیر اعظم پاکستان (۲) فضیلت مآب گورنر پنجاب (۳) عزت مآب وزیر اعلیٰ پنجاب (۴) ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لاہور (۵) حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ (۶) ایڈیٹر روزنامہ الفضل لاہور اور (۷) سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کو بھیجی جائیں۔

(خاکسار عبد الحکیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور)

فرانس نئی تجاویز پیش کرے گا!

نیویارک ۱۲ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مراکش اور طونس کے مسائل پر بحث ہونا یقینی ہو گیا ہے۔ اس لئے بعض مبصرین کا خیال ہے کہ فرانس مراکش اور طونس کو ایسے اقدامات کی پیشکش کرے گا۔ جن کے ذریعے ان ممالک کو زیادہ آزادی مل سکے۔

(اسٹار)